تزکیہ نفس کی وسعت

تزکیے میں ایک آرٹ کی شان بھی پائی جاتی ہے کیونکہ تزکیے کا مطمح نظر صرف اسی قدر نہیں معلوم ہوتا کہ ہمارا نفس کسی نہ کسی شکل میں راہ پر لگ جائے، بلکہ تزکیہ اس سے آگے بڑھ کر نفس کو خوب سے خوب تر بنانے کی جدوجہد کرتا ہے۔ تزکیہ صرف اتنا ہی نہیں چاہتا ہے کہ ہمیں خدا اور اس کی شریعت کا کچھ علم حاصل ہو جائے، بلکہ وہ اس سے بڑھ کر یہ چاہتا ہے کہ ہمیں خدا اور اس کی صفات کی سچّی اور پکّی معرفت حاصل ہو جائے۔ تزکیہ صرف یہ پیش نظر نہیں رکھتا ہے کہ ہماری عادتیں کسی حد تک سنور جائیں، بلکہ وہ چاہتا ہے کہ ہم تمام مکارمِ اخلاق کے پیکرِ مجسم بن جائیں۔ تزکیہ صرف اتنے پر قناعت نہیں کرتا کہ ہمارے جذبات میں ایک ہم آہنگی اور ربط پیدا ہو جائے، بلکہ وہ اس پر مزید ہمارے جذبات کے اندر رقت و لطافت اور سوز و گداز کی گھلاوٹ بھی دیکھنا چاہتا ہے۔ تزکیے کا مطالبہ صرف اسی قدر نہیں ہوتا ہے کہ کسی نہ کسی طرح ہمارا نفس، احکامِ شریعت کے تحت آ جائے، بلکہ اس کا اصلی مطالبہ یہ ہے کہ ہمارا نفس خدا اور اس کے رسولؐ کے ہر حکم کو اس طرح بجا لائے جس طرح اس کے بجا لانے کا حق ہے۔ اس کا مطالبہ ہم سے صرف خدا کی بندگی ہی کے لیے نہیں ہوتا ہے، بلکہ اس بات کے لیے بھی ہوتا ہے کہ ہم خدا کی اس طرح بندگی کریں، گویا ہم اسے اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

مختصر الفاظ میں اس کے معنی یہ ہوئے کہ تزکیہ ایمان، اسلام اور احسان تینوں کے تقاضے بیک وقت ہمارے سامنے پیش کرتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم اپنے خدا کو اس کی تمام صفتوں کے ساتھ مانیں، پھر اس کے تمام احکام کی زندگی کے ہر گوشے میں اطاعت کریں، اور یہ ماننا اور اطاعت کرنا محض رسمی اور ظاہری طریقے پر نہ ہو بلکہ پورے شعور اور گہری للّٰہیت کے ساتھ ہو، جس میں ہمارے اعضاء و جوارح کے ساتھ ہمارا دل بھی پورا پورا شریک ہو۔ (’تزکیہ نفس‘، مولانا امین احسن اصلاحی، ترجمان القرآن، جلد ۳۹، عدد ۶، جمادی الثانی ۱۳۷۲ھ، مارچ ۱۹۵۳ء، ص ۱۳-۱۴)